بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اذن الٰہی پر سر کٹانے کے لیے
آمادہ رضا کاروں کی تعلیم و تشہیر
میں درس شہادت کا پیغام دیا گیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترانۂ رضاکاران

(حصۂ اول)

مشتمل بر مضامین ذیل

۱- عرضِ حال (منظوم) بہ جناب سرورِ کائنات صلعم (از مولانا حامد بکی)

۲- اسلامی جہاد و رضاکارانہ نظام (از مولانا علامہ شکاری)

۳- رضاکار کا نصب العین (از مولوی محمد حسین صاحب نظامی)

۴- ترانہ رضاکار (از علامہ حیرت بدایونی)

۵- نظم حیدرآباد (از مولوی محمد حسین صاحب نظامی)

۶- ترانجات (از مولوی خورشید احمد صاحب غازی عثمانیہ)

۷- جہاد فی اللہ فی سبیل اللہ (از مولوی میر ولایت علی صاحب)

۸- دیگر منظوم (از انور)

ناشر
منیجر مشرقی کتب خانہ چھتہ بازار کمان سالار جنگ حیدرآباد دکن

تعداد طبع (۱۰۰۰)

قیمت ۲/ر

کتب جدید نادر الوجود

(۱) ازدواجی زندگی کی نگہت اور مسرتوں سے مہکتی ہوئی اُردو زبان میں اپنی قسم کی پہلی کتاب ہے روشنی کی کرن مختصر یعنے تسخیر قلوب کے نفسیاتی اصول جس کے مطالعہ سے مرد عورت کے دل کو اپنی مٹھی میں لے کر اپنی گرہستی زندگی کو پُر مسرت بنا سکتا ہے۔ ضرور اس کتاب کو پڑھیں اور فائدہ اٹھائیں۔ قیمت ہے ۱۲؍ سکہ ع

(۲) اردو زبان میں اپنی قسم کی پہلی کتاب موسومہ (عورت کا کمر شہوت) از علامہ حکیم ڈاکٹر نیف ایم ملک بی اے۔ جس میں تمام دکھاں کا ال فاتح گرنی میں قدرتی اصول کو پردہ میں چھپا کر رکھنا تھا مناسب تھا ظاہر کر دیا گیا ہے۔ قیمت۔ ے سکہ ع

(۳) اس دنیا میں ہنر والے بھی سب سے زیادہ دولت مند ہیں (ہر قسم کی بیٹریاں ڈرائی سیل اور کاربن بنانا)

(مصنفہ)

سید برکات الحسن عسکری بی ایس، سی انجینیر قیمت للعہ سکہ ع

پتہ ذیل سے طلب فرمائیں

مینیجر شرقی کتب خانہ - حصہ بازار دیوان ڈیوڑھی کمان سالار جنگ بہادر
حیدرآباد دکن

عرضِ حال

بہ جناب سرورِ کائنات رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے
امت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے

جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

جس دین کے مدعو تھے کبھی سیزر و کسریٰ
خود آج وہ مہمان سرائے فقرا ہے

وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے

جو دین کے تھا شرک سے عالم کا نگہبان
اب اس کا نگہبان اگر ہے تو خدا ہے

جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اس دین میں خود تفرقہ اب آ کے پڑا ہے

جس دین نے تھے غیروں کے دل آ کے ملائے
اس دین میں خود بھائی سے اب بھائی جدا ہے

جو دین کے ہمدرد بنی نوع بشر تھا
اب جنگ و جدل چار طرف اس میں بپا ہے

جس دین کا تھا فقر بھی اکسیر غنا بھی
اس دین میں اب فقر ہے باقی نہ غنا ہے

جس دین کی حجت سے سب ادیان تھے مغلوب
اب معترض اس دین پہ ہر ہرزہ درا ہے

ہے دین ترا اب بھی وہی چشمۂ صافی
دینداروں میں پر آب ہے باقی نہ صفا ہے

عالم ہے سو بے عقل ہے جاہل ہے سو وحشی
منعم ہے سو مغرور ہے مفلس سو گدا ہے

چھوٹوں میں اطاعت ہے نہ شفقت ہے بڑوں میں
پیاروں میں محبت ہے نہ یاروں میں وفا ہے

دولت ہے نہ عزت نہ فضیلت نہ ہنر ہے
ایک دین ہے باقی سو وہ بے برگ و نوا ہے

جس قوم میں اور دین میں ہو علم نہ دولت
اس قوم کی اور دین کی پانی پہ بنا ہے

گو قوم میں تیری نہیں اب کوئی بڑائی
پر نام تیری قوم کا یاں اب بھی بڑا ہے

ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مدت سے اسے دورِ زماں میٹ رہا ہے

جس قصر کا تھا سر بفلک گنبد اقبال
ادبار کی اب گونج رہی اس میں صدا ہے

بیڑا تھا جو نہ باد مخالف سے خبردار
جو چلتی ہے اب چلتی خلاف اسکے ہوا ہے

وہ روشنی بام و در کشور اسلام
یاد آج تلک جس کی زمانے کو ضیا ہے

روشن نظر آتا نہیں واں کوئی چراغ آج
بجھنے کو ہے اب گر کوئی بجھنے سے بچا ہے

عشرت کدے آباد تھے جس قوم کے ہر سو
اس قوم کا ایک ایک گھر اب بزم عزا ہے

چاؤش تھے للکارتے جن رہگذروں میں
دن رات بلند ان میں فقیروں کی صدا ہے

جو قوم کہ مالک تھی علوم اور حکم کی
اب علم کا واں نام نہ حکمت کا پتا ہے

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت
شکوہ ہے زمانہ کا نہ قسمت کا گلا ہے

دریائے پر آشوب ہے اک راہ میں حائل
اور بیٹھ کے گھڑناؤ پہ یاں قصد شنا ہے

ملتی نہیں بوند بھی پانی کی جہاں مفت
واں قافلہ سب گھر سے تہی دست چلا ہے

یاں نکلے ہیں سودے کو درم لیکے پرانے
اور سکہ رواں شہر میں مدت سے نیا ہے

فریاد ہے اے کشتیِ امت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

اے چشمۂ رحمت بأبِی اَنتَ وَ اُمِّیؐ
دنیا پہ ترا لطف سدا عام رہا ہے

کر حق سے دعا امت مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت جس کا جہاز آکے گھرا ہے

کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو ترے کیا
اب تک تو ترے نام پہ ایک ایک فدا ہے

ہم نیک ہیں یا بد ہیں پھر آخر ہیں تمہارے
نسبت بہت اچھی ہے اگر حال برا ہے

گر بد ہیں تو حق اپنا ہے کچھ اور زیادہ
اخبار میں اَلطّالحُ لِی ہم نے سنا ہے

تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی
ہاں ایک دعا تیری کہ مقبول خدا ہے

خود جاہ کے طالب ہیں نہ عزت کے ہیں خواہاں
پر فکر تیرے دین کی عزت کی سدا ہے

(حالی)

اسلامی جہاد و رضاکارانہ نظام

اسلام ایک عظیم الشان نصب العین زندگی کا علمبردار ہے اور اپنا نصب العین دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے۔ اس نے اس کے پھیلانے کے لئے ایک نظام قایم کیا ہے جسے آج رضاکار کہتے ہیں۔ اور پہلے انھیں رضاکار کو مجاہد کہتے تھے۔ رضاکار سرکاری فوج کی طرح کوئی کرائے کے ٹٹو نہیں۔ بلکہ ایک خدائی فوجدار ہیں ہر رضاکار خدا کے لئے خدا کی مخلوق کی حمایت کرتا ہے ظالموں اور بدمعاشوں کے ظلم و ستم کی مقاومت کرتا ہے۔ اپنی جان و مال کو مشکلات میں ڈالکر انسانوں کو شریروں سے اور خونخواروں کی درندگی سے بچاتا ہے۔ مخلوق خدا کی خدمت کو اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اور خدا کی راہ میں ہر ممکنہ جدوجہد کرتا ہے۔ یہ حیات جاوید حاصل کرنے کے لئے اپنی چندروزہ حیات کو خدا کے ہاتھ بیچ ڈالتا ہے وہ لٹیرا ڈاکو نہیں اور وہ غنڈہ و بدمعاش نہیں کہلاتا۔

رضاکار کا نصب العین

رضاکار ہی دنیا کا وہ افضل ترین انسان ہے جو دنیا سے ہر برائی کو ختم کر دیتا ہے یا ختم ہو جاتا ہے۔

ہم جس مقصد کے لئے اٹھے ہیں یہ وہ مقصد عظیم ہے جس کی رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً انبیاء علیہ السلام کو مبعوث فرماتا رہا [illegible]

ہمارے آقا سرکار دوجہاں تاجدارِ انبیاء رحمت اللعالمین خاتم النبیین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا۔

یہ انبیاء علیہ السلام کا وہ پاک مشن ہے جس کے لئے انبیاء بنی اسرائیل دعا مانگا کرتے تھے۔ کہ اے بارِ الٰہ ہمیں اس محبوب پیمبر کی امت میں پیدا کر جسے تیری معراج نصیب ہوئی۔

تو میرے عزیز رضا کار بھائیو! یہ وہ مشن ہے جس میں آروں سے چیر ڈالا گیا۔ مگر تسلیم و رضا کے وہ حامل رضا کار۔ جنہوں نے مسکراتے ہوئے اپنی زندگی رضائے الٰہی پر قربان کر دیا

یہی نہیں بلکہ تسلیم و رضا کے ان حامل بندوں کو نذرِ آتش کر دیا گیا۔ مگر وہ ایسے ارادے کے سخت انسان تھے۔ جنہوں نے دنیا سے بے پرواہ ہو کر۔ خود کو آتش نمرود کے حوالہ کر دیا۔ اور یہی وہ مشن ہے۔ جس میں طوفان کا مقابلہ کرنا پڑا اور یہی وہ مشن ہے جس میں سیدنا مسیح کو صلیب دی گئی اور وہ مشن ہے جس میں سرورِ کائنات محبوب الٰہی فخرِ عالم سلطان دوجہاں کے دندان مبارک شہید ہوئے اور یہی وہ مشن ہے جس میں کربلا کی تپتی ہوئی گرم ریت پہ تین روز تک بے آب و دانہ رکھکر تاجدار مدینہ کی لاڈلی بیٹی کے جگر گوشوں کو شہید کر دیا گیا۔ اور یہی وہ مشن ہے جس میں حضرت حمزہ کا کلیجہ چبایا گیا۔

اے رضائے الٰہی پر قربان ہونے والو اگر آج اس دین کو پھر سے زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو آج بھی طوفان کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ اور آج بھی ضرورت ہے ان کی جن کو آروں سے چیر ڈالا جائے۔ زندہ آگ میں جلا ڈالا جائے اور

یہی نہیں بلکہ اگر صلیب بھی دی جائے تو مسکراتے ہوئے دار پہ چڑھ جائیں اور ضرورت ہے آج بھی ان لوگوں کی جن کو کتوں سے نچوایا جائے جن کے منہ پر تھوکا جائے اور یہی نہیں بلکہ جن کے سامنے خود ان کی اپنی اولادوں کی لاشیں تڑپتی ہوں اور وہ ان کو روندتے ہوئے
اذنِ الٰہی کی پکار پر دوڑیں۔

محمد حسن نظامی

ترانۂ رضاکار

(علامہ حیرت بدایونی)

غازی ہیں، مجاہد ہیں، علم دار ہمیں ہیں
سالار ہیں، جرار ہیں، کرار ہمیں ہیں

مشرق ہو کہ مغرب ہو، عرب ہو کہ عجم ہو
اغیار کی تعداد، زیادہ ہو کہ کم ہو
کتنا ہی کسی ملک کا ماحول اہم ہو
ممکن نہیں، سر مسلم خود دار کا خم ہو
ہر فتنے سے آمادۂ پیکار ہمیں ہیں
سلطانی کونین کے حق دار ہمیں ہیں

غازی ہیں، مجاہد ہیں، علم دار ہمیں ہیں
سالار ہیں جرار ہیں، کرار ہمیں ہیں

ہم مکر و فن اہل ریا سے نہیں ڈرتے
تیر ستم و تیغ جفا سے نہیں ڈرتے

طوفانِ غم، و برقِ بلا سے نہیں ڈرتے — مردانِ خدا، غیرِ خدا سے نہیں ڈرتے

دنیا میں فقط حق کے پرستار ہمیں ہیں

عالم پہ حکومت کے سزاوار ہمیں ہیں

غازی ہیں الخ

قیصر کا ہو دستور کہ خاقان کا قانون — ممنوع ہے، انسان پہ انسان کا قانون

فرمانِ الٰہی ہے مسلمان کا قانون — اسلام کا قانون ہے قرآن کا قانون

اللہ کے لشکر کے رضاکار ہمیں ہیں

مرنے کے لئے جنگ میں تیار ہمیں ہیں

غازی ہیں الخ

اللہ نے بخشی ہے ہمیں اپنی خلافت — ہر ملک و ہر اقلیم ہے مسلم کی وراثت

ہر آدم پہ واجب ہے مسلماں کی اطاعت — واجب ہے مسلماں پہ زمانے کی قیادت

نظم و نسق دہر کے مختار ہمیں ہیں

مظلوموں کے دنیا میں مددگار ہمیں ہیں

غازی ہیں الخ

حیرت یہ نہیں وقت گنوانے کا زمانہ — مل جل میں ہے اسوقت زمانے کا زمانہ

ہر گز نہیں پھر لوٹ کے آنے کا زمانہ — ہے مل کے قدم آگے بڑھانے کا زمانہ

ملت کے نگہبان، نگہدار ہمیں ہیں

اس ملک کے اس قوم کے معمار ہمیں ہیں

غازی ہیں الخ

رضاکار سے

فضل گلبرگوی رکن شوریٰ مملکتی

مصیبتوں میں بھی مسکراتا چلا جا — جوانی کی ہمت بڑھاتا چلا جا
مٹا دے ستمرانیوں کو جہاں سے — تظلم کی دنیا کو ڈھاتا چلا جا
یہ بھرپور بازو یہ مضبوط پنجہ — انھیں بھی تو تو آزماتا چلا جا
تیقنات کی مشعل کو ہاتھوں میں لیکر — دیا سے دیا کو جلاتا چلا جا
فلک ہنس رہا ہے تو ہنسنے دے اسکو — ستاروں سے آنکھیں ملاتا چلا جا
نہ پھنس تو کبھی عقل کی الجھنوں میں — یقین بن کے دنیا پہ چھاتا چلا جا
جوانی تصادم ۔ تصادم جوانی — مصیبت کو خود ہی بلاتا چلا جا
وطن کی امانت ہے تیری جوانی — اسے رہزنوں سے بچاتا چلا جا
جو مایوسیاں گھیر لیتی ہیں تجھ کو — یہ وجد آفریں نظم گاتا چلا جا
اسی طرح اے فضل نظموں سے اپنی — ہر اک سمت جادو جگاتا چلا جا

ترانہ برائے رضاکاران

از خورشید احمد غازی (عثمانیہ) سابق آرگنائزر مملکتی مجلس

اٹھو اے دکن کے نوجواں — آیا ہے وقت امتحاں
تسخیر کر سارا جہاں — اللہ ہے تیرا پاسباں

دے حکم صدیق دکن — باندھے ہیں ہم سر سے کفن
سینچیں گے خوں سے پھر چمن — آزاد رکھیں گے دکن
کر دیں گے ہم واللہ سدا — ظالم کا سر تن سے جدا
ہم ہیں رضا کار خدا — ملک اور مالک پر فدا
مسلم کبھی ڈرتا نہیں — ناحق کبھی لڑتا نہیں
حق سے کبھی پھرتا نہیں — بڑھ کر کبھی رکتا نہیں
دشمن بڑا عیار ہے — وہ ہر طرح تیار ہے
مسلم تو کیوں لاچار ہے — تیری کہاں تلوار ہے
اٹھ بڑھ خدا کا نام لے — ہمت سے اپنی کام لے
اٹھ کر حسینی جام لے — اللہ سے انعام لے
ہرگز تو اب غفلت نہ کر — اور دھمکیوں سے بھی نہ ڈر
ہر دم تو رہ سینہ سپر — لے ہاتھ میں تیغ و تبر
جینا ہے تجھ کو باوقار — کس کا ہے تجھ کو انتظار
اٹھ بڑھ دکن کے شہسوار — تیرا ہے اپنا اقتدار
دستور اپنا خود بنا — اغیار سے دھوکہ نہ کھا
ہے آصفی پرچم ترا — تو ہے دکن کا بادشاہ
اس کی فنا تیری فنا — اس کی بقا تیری بقا
جب یہ مسلم ہو چکا — بیٹھا ہے پھر کیا سوچتا
اب بھی سنبھل جا وقت ہے — ورنہ گھڑی پھر سخت ہے

تو کس قدر خوش بخت ہے تیرا ہی تاج و تخت ہے
غازی کا کہنا مان لے آزاد رہنا جان لے
اپنی بقا پہچان لے عزت سے جینا جان لے

نظم

از مولوی محمد حسن صاحب نظامی حیدرآبادی

اٹھے ہیں خواب گراں سے جوانِ حیدرآباد
لکھیں گے خون سے اب داستان حیدرآباد

اٹھا کے پرچم اسلام کر کے عزم جہاد
کھڑے ہیں سر بکف اب نوجوانِ حیدرآباد

ہے انتظار یہ دے حکم قائد مجلس
رہے نہ دہر میں اب دشمنانِ حیدرآباد

کریں گے عہد حسینی کو آج پھر زندہ
لکھیں گے خون سے ہم داستان حیدرآباد

پکارتا ہے تمہیں آج قائد مجلس
اب آو رزم میں ہٹے دشمنان حیدرآباد

اٹھو حسن کہ ہے اب وقتِ امتحان اپنا
بنانا ہند میں ہے ایک جہان حیدرآباد

نظم

از مولوی محمد حسن صاحب نظامی حیدرآبادی

وہ مسلمان تھے کہ جن کا ہر گھڑی یہ کام تھا
ہاتھ میں شمشیر تھی لب پر خدا کا نام تھا

زندگی میں جو تھے غازی اور مرنے پر شہید
جن کا ہر تارِ نفس اللہ کا پیغام تھا

ہاتھ میں اب نے عطا کی تھی زمانے کی لگام
خدمت انسان جن کا رات دن کا کام تھا

مان لو حق کی اطاعت ایک اور ہو جاؤ نیک
طاقت باطل کو ہر مسلم کا اِذن عام تھا

تھا یہی اسلام لیکن وہ مسلماں اب کہاں
سر کٹانا مرضیٔ رب پر کہ جن کا کام تھا

بن مجاہد اے حسن وقت جہاد اب آگیا
ہر مسلماں کے لئے یہ آخری انعام تھا

رضاکار ہیں ہم

از محمد عزیز الدین مبشر انصاری منشی فاضل پنجاب مجاسب ناظم جمعیت صدر فخام مبارک

رضا میں ہے راحت رضاکار ہیں ہم
ہیں ہم وقف خدمت رضاکار ہیں ہم

ہے دعویٰ کسی کو جو کثرت پہ اپنی
دکھا دیں گے وحدت رضاکار ہیں ہم

عداوت کی آتش میں جلتا ہے دشمن
ہیں اہل محبت رضاکار ہیں ہم

دکھا دیں گے دشمن کو جب سامنا ہو
کمال شجاعت رضاکار ہیں ہم

مرے تو شہید اور جئے تو ہے غازی
ہیں پیغام نصرت رضاکار ہیں ہم

مٹا دیں گے ظالم کو مظلوم کی ہم
کریں گے حفاظت رضاکار ہیں ہم

حیات دوامی سے دو چار ہوں گے
ہے شوق شہادت رضاکار ہیں ہم

عدو کے لئے خواب راحت کہاں ہے
ہماری ہے ہیبت رضاکار ہیں ہم

مبشر بھروسہ خدا پر ہے ہم کو
دکھا دیں گے عظمت رضاکار ہیں ہم

جِهَادٌ فِي اللّٰهِ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

از مولوی میر ولایت علی صاحب منتظم مالگزاری کلرعلی

جہاد کی تعریف | جہاد کے لغوی معنی ہیں پوری طاقت کے ساتھ کام کرنا۔ قرآن پاک میں یہ لفظ کئی سورتوں میں بھی آیا ہے اور

مدنی سورتوں میں بھی یعنی اسلامی لڑائیاں شروع ہونے سے قبل و بعد دونوں معانوں میں استعمال ہوا ہے۔ اور بھلی بُری ہر نوع کی جدوجہد کے لئے استعمال ہوا ہے۔

سورۂ عنکبوت وسورۂ لقمٰن بالاتفاق مکی ہیں۔ ان دونوں سوروں میں اس کا استعمال اس طرح ہے۔

وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ (پ ۲۰ ع ۱۳، پ ۲۱ ع ۱۱)

(اے رسول) اگر وہ (مشرکین) تجھ پر زور دیں کہ میرے ساتھ (دوسروں کو) شریک کرے جس کا تجھے علم نہیں تو توان کی بات نہ مان۔"

اس سے ظاہر ہے کہ مخالف سے اپنی بات منوانے کے لئے مقدور بھر کوشش کرنا لغتاً "جہاد" ہے۔ خواہ وہ اچھے کام کے لئے ہو یا برے کام کے لئے مگر مذہب کی اصطلاح میں یہ ایک نہایت ہی مقدس لفظ ہے جو نیکی کی تبلیغ اور بدی کے روکنے کی کوشش کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔"

قرآن پاک نے جہاں جہاں جَاهِدُوا یا جِهَادًا وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے ہیں یا احادیث میں جہاں لفظ جِهَاد آیا ہے وہاں مذہب کی مقدس اصطلاح ہی مراد ہے اس لئے لٹریچر میں ہمیشہ مذہبی اصطلاح ہی میں استعمال کیا گیا ہے۔

جہاد ایمان کا امتحان ہے

کیا لوگ اس گمان میں ہیں کہ اتنا کہہ کر چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور انھیں آزمایا نہ جا سکا۔ یقیناً ہم نے ان سے پہلوں کو (سختیوں میں مبتلا کر کے)

جانچا ہے اور اب بھی مزید جانچیں گے کہ کون سچے ہیں اور کون جھوٹے (پ۲ ع ۱۳)

(۲) ضرور ہم کسی قدر ڈر، بھوک، مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے تمہارا امتحان کریں گے۔ بشارت ہے ایسوں کے لئے جو مصیبت کے وقت اللہ کو اور اللہ کے پاس حاضری کو یاد کرتے ہیں۔ یہی وہ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی طرف سے ستائش اور رحمت ہے اور یہی ہیں ہدایت یافتہ۔

(پ ۲۔ ع ۳)

جہاد کی فضیلت

عن ابی هریرۃ رضہ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی۔ مجھے کوئی ایسی عبادت بتلایئے جو جہاد کے ہم رتبہ ہو۔ حضور صلعم نے فرمایا "مجھے تو ایسی عبادت معلوم نہیں"۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا تو ایسا کر سکتا ہے کہ "جب جہاد کا (جہاد کے لئے) نکلے تو اپنی مسجد میں جاکر نماز پڑھنے میں مصروف ہو جائے اور سست نہ ہو اور لگاتار روزے رکھنا شروع کر دے اور ترک نہ کرے" اس نے عرض کی (حضور) ایسا کون کر سکتا ہے (اس ارشادِ مبارک سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جہاد کا درجہ نماز اور روزے سے کتنا بلند ہے) (بخاری باب فضل الجہاد)

(۲) اللہ کی راہ میں ایک سفر پچاس حج سے بہتر ہے (عقیلی ما ۲۷)

(۳) ایک روز سرحد پر گھوڑا باندھنا ایک ماہ کے روزوں اور شب بیداری سے بہتر ہے۔ (ترمذی۔ نسائی)

(۴) مجاہد کا ایک دن ایسے ہزار دنوں کے برابر ہے جو بغیر جہاد کے گذریں (ابوداود۔ طیالسی ص ۵۹)

(۵) ایک دن خدا کی راہ میں پہرہ دینا اور مقامات پر پہرہ دینے کے ایک ہزار دنوں سے بہتر ہے۔ (ترمذی۔ نسائی)

(۶) جو شخص بغرض جہاد گھوڑا رکھا۔ ایسے گھوڑے کا کھانا۔ پینا۔ لید کرنا۔ پیشاب کرنا قیامت کے دن بجائے اس کی نیکیوں کے اس کے میزان (عمل) میں رکھے جائیں گے (بخاری۔ نسائی)

(۷) میری امت کی رہبانیت اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے (بیہقی ص۱۶۲)

(۸) ایک وقت کا باہتیار نماز پڑھنا سات سو نمازوں کے برابر ہے۔ (مسند امام حنبل)

(۹) اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح جم کر لڑتے ہیں گویا سیسہ پلائی ہوئی مضبوط دیوار ہے۔ (پ ۲۸ ع ۹)

(۱۰) جس نے تیر مارا وہ ایسا ہے جیسے اس نے غلام آزاد کیا (ابوداود ص۳۳۱)

(۱۱) جس نے غازی کی غیبت کی اس نے ایک مومن کو قتل کیا (شیرازی ص۳۳)

جہاد اور جنت

اللہ نے مومنوں کی جان اور مال جنت کے معاوضہ میں خرید لی ہے (پ ۱۱ ع ۱۳)

(۲) تلواریں جنت کی کونجیاں ہیں (ابن عساکر) تجرید ص۱۰۰

(۳) جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے (بخاری و مسلم) تجرید ص۱۴۴

(۴) جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اس کے لئے جنت واجب ہوئی (ترمذی۔ طبرانی) تلخیص الصحاح جلد دوم ص۲

(۵) تیر اندازی سیکھو کیونکہ اس کے دو نشانوں (جہاں سے تیر چھوڑا

جائے اور جہاں تیر گرے) کے درمیان جنت ہے تجرید الاحادیث ص ۱۳۱

(۶) جو آنکھ خدا کے راستہ میں پہرہ دیتی ہوئی جاگتی رہے اس کو دوزخ کی آگ چھو نہ سکے گی۔ (ترمذی۔ تلخیص جلد دوم ص ۵)

(۷) خدائے تعالیٰ ایک تیر کی بدولت تین اشخاص کو جنت میں داخل فرماتا ہے۔ ایک تیر بنانے والے کو دوسرے تیر چلانے والے کو اور تیسرے تیر دینے والے کو تیر اندازی مجھ کو زیادہ محبوب اور پسند ہے۔ یہ کھیل محمود اور اچھا ہے (ابوداود) تلخیص جلد سوم ص ۹۶۵

جہاد کا عزم کرنا شہادت ہے

جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا اس کا شمار شہدا میں ہوگا۔ (فردوس دیلمی) تجرید ص ۳۲۴

(۲) جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہوا اس کا شمار شہدا میں ہوگا۔ (مسند امام احمد) تجرید ص ۳۲۵

(۳) جس نے نیزہ بازی سکھانے میں عمر گذاری پھر مر گیا تو وہ شہید ہے (فردوس دیلمی) تجرید ص ۳۳۶

(۴) جو اللہ کی راہ میں مارا جائے اس کو مردہ نہ کہو در اصل وہ زندہ ہے۔ البتہ تم نہیں جانتے (پ ۲ ع ۳، پ ۴ ع ۸)

(۵) جو بغیر لڑائی کئے یا لڑائی کا عزم کئے بغیر مرا وہ نفاق پر مرا (مسلم) تلخیص الصحاح جلد دوم ص ۱۰۳)

(۶) قرآن پاک اور احادیث شریف میں جہاد سے جی چرانے والوں کو بہت برا کہا گیا ہے اور میدان جنگ میں پیٹھ پھیرنے کو کافروں کی صفت بتلایا گیا ہے۔

دُعا

یارب دلِ مسلم کو اسلام کی الفت دے … پھر جذب محبت دے پی…

چھائی ہے گھٹا غم کی اسلام کے گلشن پر … خورشید کی کرنوں سے ا…

طوفان حوادث میں اسلام کا بیڑا ہے … مغموم مسلمان کو پھر ہم…

ترسی ہوئی آنکھوں کو کچھ شانِ کرم دکھلا … بچھڑے ہوئے بندوں کو…

مومن کا جگر تڑپا اسلام کی الفت میں … لے دین مسلماں کو پھر د…

ایثار کی ہمت دے محتاج و توانگر کو … پھر شوق دے خدمت کا بچ…

کاشانۂ مسلم سے گم جہل و ضلالت کر … ویرانۂ عالم کو اسلا…

دیکھی ہے مصیبت ہی ہم جب سے ہوئے پیدا … آرام دکھا اب تو کچھ لذ…

آپہنچا ہے اب آخر ہنگامِ پریشانی … حیران مسلماں کو امی…

ویرانی مسلم کا چرچا ہے زمانہ میں … ایماں کے محافظ کو ای…

ملتی نہیں جا ہم کو کونین کی وسعت میں … نادار مسلمان کو پھر شوک…

ایمان بطالت کی اس وقت کشاکش ہے … جویائے حقیقت کو ایما…

اللہ رسا مسلماں اب سائل ہے تیرے در پر

گنجینۂ رحمت سے تسکین کی نعمت دے

قسمت

نوٹ ۱۶ اس کا دوسرا حصہ ہوگا انتظار کیجیے ملنے کا پتہ مشرقی کتب خانہ

چند مفید اور جدید الطبع کتب

(۱) تذکرہ باباؒ یعنے داعی اسلام حضرت بابا شرف الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال اور ان اسلامی جذبات کا ذکر خیر جو آپ نے سرزمین دکن پر فرمائیں ..... قیمت ۸ر

(۲) عقائد الامام یعنے تا مدین نبی آخر الزمان حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت والجماعت کی مقبول عام کتاب فقہ اکبر لباس اردو میں اضافہ وصیت الامام وغیرہ قیمت ۸ر

(۳) طلباء کی کامیابی امتحان کے ضامن (مجموعہ ادعیہ جامع مع سوانح ناظم) منظوم - دعائیات حفظ از قاری حافظ مولوی محمد فخر الدین صاحب صدر مدرسہ حفاظ شاہی و قاری خاص قیمت ۳ر

(۵) ترانہ جات قومی و رضاکاران دکن اردو، فارسی حصہ دوم قیمت ۸ر

(ملنے کا پتہ)

مشرقی کتب خانہ

چھتہ بازار دیوان دیوڑھی کمان سالار جنگ بہادر

(حیدرآباد دکن)

اعلان

کتب خانہ ہذا میں کتب درسی و غیر درسی و آلات تعلیمی و قصہ گوئی کے چارٹ و سوزن کاری و کشیدہ کاری و دستکاری بوٹ کا کام وغیرہ۔ پتہ ذیل پر طلب فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ مشرقی کتبخانہ چھتہ بازار دیوان دیوڑھی حیدرآباد دکن

اعلان

ہر شخص کے زندگی کے حالات نجوم کے ذریعہ تسلی بخش جواب دیا جاتا ہے، اور کامیابی کا خاص وقت بتایا جاتا ہے۔

کلام الٰہی کے ذریعہ۔ جن، بھوت، آسیب، ام الصبیان، [illegible] مرگی، چیچک، ڈبہ الطفال، بخار، ہر قسم بدخوابی وغیرہ کا شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔ سیکڑوں حضرات مستفید ہو رہے ہیں۔ آپ بھی ایک بار تشریف لاکر آزمالیں۔ خط و کتابت و تار کا پتہ

بیت النجوم

پروفیسر مشفق حال منجم و جفار و موجد تعویذ حیدری وغیرہ

بیرون یاقوت پورہ باغ لشکر جنگ

حیدرآباد دکن